Research Journal Ulum-e-Islamia
Journal Home Page: https://journals.iub.edu.pk/index.php/Ulum-e-Islamia/
E-Mail:muloomi@iub.edu.pk ISSN: 2073-5146(Print) ISSN: 2710-5393(Online)
Vol.No: 32, Issue:01. (Jan-Jun 2025) Date of Publication: 23-03-2025
Published by: Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

تغیر فی خلق اللہ کا تعارف اور اس کے اسباب و محرکات کا تحقیقی جائزہ

Dr. Hafiza Barrera Hameed
Assistant Professor, Islamic studies, The Government Sadiq College Women University Bahawalpur.
Email of the corresponding atuthor: bareera.hameed@gscwu.edu.pk
Abida Rehman
M. Phil Scholar, Islamic studies, The Government Sadiq College Women University Bahawalpur. Email: aabidarehmanbhatti@gmail.com

Abstract:
Human society is always dynamic and changing and will be changing day by days, in which new changes are taking place, progress has been made and is still being made through science and modern technology. Due to this Progress and development, changes are taking place in the Muslim and non-Muslim society keeping in mind the aspect of convenience and these changes are not only related to other creatures of the planet but also to the noble creation of Allah, Man Women Animal Nature, some of which changes are for human benefit and some of which changes are for human not benefit and others Universe. There are the Some causes and Reasons for changing and corruption. And according to the Islamic Shari'ah are not permissible, for example, There are many reasons for this, such as despair, Western free society, material reasons, mixed system, the latest scientific inventions, physical defects and defects, irresponsible behavior, sexual freedom, anti-Islamic elements, media and mass media, women's adornment, satanic. Whispering, nudity and indecency etc. are some of the reasons for change in Allah's creation. Here, in this article, we will examine the reasons behind the introduction of change in the creation of Allah in the light of the Qur'an and Sunnah. All this is equivalent to a change in the creation of Allah, castration of animals or changing the nature, etc. Now a days, all these are becoming part of the normal routine. In operations, changes are made in the human body using modern technology. Under the supervision of the subject, the introduction of change in the creation of Allah and its causes and motivations will be reviewed fairly.

تعارف:

یہ عالمِ بالا کی خاص مشیت ہے کہ رب کائنات نے انسان کو کچھ اختیارات و فرائض کے ساتھ اس کرہ ارض پر بھیجا اور انسان کو دنیا میں اسے ایسے ہی کھیل کود و تماشے کے لیے نہیں بھیجا گیا بلکہ اسے دنیا کو مسخر کرنے اور غور و فکر کرنے کے ساتھ سوچنے سمجھنے کی دعوت دی نظام کائنات کے تمام احکام و افعال مشیت الٰہی کے تحت انجام پا رہے ہیں۔ انکی حکمتیں کیا ہیں ؟ اس کے اسرار و رُموز کیا ہیں ؟ یہ صرف اللہ کی مدد سے ہی ہمیں پتا چل سکتا ہے نیک نیتی اور فلاح انسانیت کے لیے کیے جانے والے اعمال کو ایک عبادت قرار دیا گیا ہے اور اگر یہ افعال انسان اور کائنات کی دیگر مخلوقات کے لیے نقصان و مفاسد پر مشتمل ہوں تو ان پر دنیاوی واُخروی عذاب کی وعید بیان کی گئی اسلامی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو دین و دنیا میں کامیابی

حاصل کی جاسکتی ہے اسکے برعکس اگر انسان اسلام کی ان تعلیمات سے منہ موڑلے اور مغربی تہذیب کے ان ھتکنڈوں سے اپنی زندگی کو سنوارنا چاہے تو انسان انسانیت سے نکل کر حیوانیت میں بدل جاتا ہے۔

تغییر فی خلق اللہ کا لغوی معنی

متغیر، بدلا ہوا، موقوف، برخاست، تبدیل کیا ہوا، بدلا ہوا، تبدیل شدہ، جس میں تغیر واقع ہوا ہو؛ دگرگوں، ایک حالت سے دوسری حالت اختیار کرنے والا، بدل جانے والا، تبدیل شدہ، بے ثبات، غیر مستقل جبکہ اس کی صفت مؤنث ہے۔تغییر کی جمع تغیرات ہے تغیرات۔(ت۔غَی۔یُ۔رات)(ع۔ا۔ِیذ)تغییر ۔(تغ۔ییر)(ع۔ا۔مث) یعنی حالت بدل دینا [1]تغییر کے متبادل : تغییرات، بَرخواسْت، مُتَبَدِّلات، مُتَغَیَّرات، مَوقُوفات ہیں۔[2]

خلق کا معنی

خلق(ع۔ا۔مذ)خلقت۔دنیا کے لوگ۔مخلوق اللہ اور اس کی جمع خلائق ہے۔جبکہ خُلق (ع۔ا۔مذ)خُو کو بطور عادت و خصلت کے لیا جاتا ہے اور خلق کی جمع اخلاق ہے۔[3]خلق جس کے معنی ہیں پیدا کرنے والا خلق کا مادہ "خ ل ق" ہے۔اَلْخَلْقُ: دراصل خلق کا مفہوم (کسی بھی نئی چیز کو بنانے کے لئے) مکمل اندازہ لگانا، دیکھنا، کلی طور پر اس کے بارے میں سوچ بچار کرنا۔ خَلق میں خ پر زبر کے ساتھ اگر پڑھیں تو اس کا مطلب مخلوق خدا کے ہیں یعنی دنیا کے لوگ اور اگر ہم خُلق میں خ پر پیش پڑھیں تو اس کے معنی عادات و خصائل کے آتے ہیں۔اور خِلقت کے معنی پیدائش، فطرت کے ہیں[4]الخُلق عادات و اطوار، طور طریقے کو کہا جاتا ہے خلق سے مراد ہے کسی شیئ کو پیدا کرنا، بنانا، تخلیق کرنا، جسمانی حالت میں لانا، یا کسی شیئ کو جنم دینا۔انگلش میں اس کیلیے (Create) کا لفظ بولا جاتا ہے۔پیدا کرنے، وجود دینے یا کسی شیئ کو بنانے کے لیے انگلش زبان میں (Creation) کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔گویا خلق و تخلیق کا معنٰی پیدائش، وجود دینا ہے تخلیق سے ایک اور لفظ تخلیقیت ہے کسی شیئ کو وجود دینے کی صلاحیت کا ہونا ، قوت و طاقت کا ہونا انگلش زبان میں اس کے لیے (Creativity) کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔

"الخَلق والخُلق: فی الاصل واحد کا الشَرب والشُرب لکن خُصَّ الخَلق باالھیأت والصور المدرکة بالبصر وخُصَّ الخُلُق بالقوىٰ والسجایا المدرکة بالبصیرة"[5]

باالفاظ دیگر خَلق خ پر زبر اور خُلق خ پر پیش دونوں کا مفہوم وہی ہے جب کہ خَلق ظاہری اور خُلق کو باطنی اور معنوی اشکال و صورتوں کے مفہوم میں لیا جاتا ہے۔

"الخلیق والخلقة: کریم الطبیعة والخلیقة والسلیقة اعنی ھو باالطبیعة"[6]

گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ

"تغییر فی خلق اللہ سے مراد مخلوق اللہ میں تغییر و تبدل کرنا چاہے وہ جسمانی تبدیلی ہو یا عادات و اطوار میں ہو یا پھر فطرت کو تبدیل کرنا، دین اسلام میں تبدیلی لانا اور یہ تبدیلی صرف انسان تک محدود نہیں ہو گی بلکہ جانوروں اور دیگر مخلوقات سے بھی ہو سکتا ہے"

تغییر فی خلق اللہ کی اقسام:

1. جسمانی تبدیلی جسمانی تبدیلی (یعنی انسان کے جسم میں کسی بھی قسم کی تبدیلی خصی کرنا اعضاء بدلنا وغیرہ)۔ مثلاً جسم انسانی یا پھر جانوروں کے جسم میں تبدیلی کرنا یعنی وشم کرنا، جسم گودنا و گودوانا، انسان یا جانوروں کو خصی کرنا، اعضاء جسمانی میں تبدیلی کرنا۔
2. ظاہری شکل و صورت، عادات و اطوار میں تبدیلی لانا
3. احکام الٰہی میں تبدیلی کرنا (حلال و حرام میں تغییر کرنا)، دین اللہ میں تبدیلی کرنا، دین اسلام کو مسخ کرنا۔ حلت و حرمت کو بدلنا
4. فطرت میں تبدیلی کرنا (کسی مخلوق کو جس مقصد کے لیے پیدا کیا گیا ہو اس سے وہ مقاصد حاصل نہ کرنا۔

زمانہ جاہلیت میں پائی جانے والی تغییر فی خلق اللہ کی بہت سی صورتوں نے ترقی یافتہ صورت اختیار کرلی ہے انسانی بھلائی وترقی کے لیے کئی نئی چیزیں ایجاد کی جاچکی ہیں انسانی بیماریوں کا علاج کئی نئے طریقوں سے کیا جارہاہے۔اور اس مقصد کے لیے نئے نئے طریقے و نئی مشینری ایجاد کی گئی ہے۔ مثلاً چہرے کے بالوں کا بالکل صاف کرنا یا پھر عورتوں کا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا یعنی عورت و مرد کا ایک دوسرے کی وضع و قطع اختیار کرنا طرح طرح کی نزاکتیں اختیار کرنا جن کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔

تغییر فی خلق اللہ سے مراد مخلوق اللہ میں کی جانے ظاہری، جسمانی، روحانی، عادات وخصائل میں کی جانے والی تمام تبدیلیاں مراد ہیں اور یہاں پر خلق کا مفہوم وسیع مراد لیا گیا ہے۔ مخلوق اللہ میں کی جانے والی ظاہری، باطنی، معنوی، روحانی، جسمانی ہر طرح کی تبدیلی مراد ہے۔ جیسا کہ تغییر فی خلق اللہ سے متعلقہ آیت میں اس کے تحت کئی معنی مراد لیے گئے ہیں یہ صرف انسان کے ساتھ خاص نہیں۔

تغییر فی خلق اللہ قرآن کی روشنی میں

تغییر لخلق اللہ کا مفہوم دراصل قرآن کریم میں سورہ نساء کی آیات تغییر سے ماخوذ ہے۔اس آیت کی تفسیر میں کئی طرح مفہوم مراد لیے جاتے ہیں مثلاً کچھ نے اس کا مفہوم فطرت لیا ہے۔کچھ نے اس کا مفہوم زمانہ جاہلیت کی رسوم اور کچھ نے جسمانی تبدیلیاں اور کبھی دین میں کی جانے والی تبدیلیوں کو لیا جاتا ہے۔

"وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا"7

"اور انہیں راہ سے بہکاتا رہوں گا اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیر دیں اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں سنو! جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا وہ صریح نقصان میں ڈوبے گا۔"

مندرجہ بالا آیت کریمہ میں مفسرین کی جماعت کے نزدیک مختلف صورتیں زکر کی گئی ہیں مثلاً جانوروں یا پھر انسانوں کا مثلہ کرنا ان کے اعضاء میں تغییر و تبدل کرنا اور اسکے تحت بھی کئی اعضاء زکر کیے گئے ہیں اور انکی شرعی حثیت بھی زکر کی گئی ہے فقہاء کرام نے اس کا حکم صرف جانوروں کے کان کاٹنے، کچھ نے جسم کے مختلف حصوں کے کاٹنے کو، کچھ نے اس کا مطلب دین میں تبدیلی، کچھ نے اسے فطرت میں تبدیلی قرار دیا ہے ۔جانوروں اور انسان کے اعضاء میں تغییر و تبدل کو ناجائز قرار دیا ہے اور اسے تغییر خلق اللہ قرار دیا ہے امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ، امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ، امام جصاص رحمۃ اللہ علیہ، اور خاص طور پر امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں تفصیل بیان کی ہے اس میں بعض نے کہا ہے کہ "خلق اللہ" سے قضاء و قدر الٰہی مراد لی ہے۔ اور بعض نے تغییر خِلقت یعنی شکل و صورت کا بدلنا مراد لیا ہے۔ اسلامی نظامِ زندگی ایسے تصورات پر مبنی نہیں ہے جو فطرتِ انسانی سے متصادم ہو، بلکہ وہ ایسا نظام ہے جو انسانی تخلیق کو سامنے رکھتا ہے، اور وہ اسلامی معاشرے میں پاکیزگی کا داعی ہے۔ ایسی مادیت جو انسانی تخلیق کے اصل مقصد کو بلائے طاق رکھ دے اسکو کو خراب کردے، اور انسانی معاشرہ کو آلودہ کردے۔ وہ ہدایت کرتا ہے کہ ایسی صورتِ حال پیدا کی جائے جس میں تخلیقِ انسانی محفوظ ہو۔ جس میں معاشرہ پاکیزہ ہو اور یہ سب کچھ باسہولت اور تھوڑی بہت جدوجہد سے حاصل ہو جائے۔اور پھر انسان اسی اکائی کو ختم کرنے یا پھر اس کے کسی ایک حصے میں تغییر و تبدل کرے تو اس کی نتائج بھیانک ہوں گے۔مزید فرمایا:

"يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"8

"وہ اپنی مخلوق کی ساخت میں جیسا چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

یوں اللہ کی مشیت بے قید ہے اور وہ خود اپنی بنائی ہوئی اشکال کا پابند نہیں ہے، لیکن اللہ کی بنائی تمام مخلوقات اسکی پابند ہیں اس کی مخلوقات کی لاتعداد شکلیں ہیں اور بہت سی ایسی ہیں جو ابھی تک ہمارے علم و عقل سے بلاتر ہیں جو دنیائے غیب میں سے ہیں۔یعنی تمام اشکال اللہ کی قدرت کے

دائرے میں آتی ہیں۔ ہر قدم کا تغییر و تبدل اللہ کی قدرت کے تحت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے، کبھی یہ آزمائش یہ عطائیں اور اس کے فضل اور رحمت کے ساتھ بھی ہوتی ہے۔ انسان اللہ کی عطاؤں پر کفرانِ نعمت کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور کبھی یہ آزمائش کسی کمی اور عدم عطا کے ساتھ بھی ہوتی ہے۔

قرآن کریم کی سورہ روم میں اللہ تبارک فرماتے ہیں کہ

" لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ"[9]

"خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔"

حدیث کی روشنی میں تغییر فی خلق اللہ مفہوم

حدیث کی کتابوں میں تغییر و تبدل کے سلسلے میں کئی احادیث مروی ہیں جن کی رو سے ہم مفہوم جاننے کی کوشش کریں گے۔ ان احادیث کو نیچے بیان کیا جارہا ہے۔ تغییر سے متعلق اقوال چند صحابہ سے مروی ہیں جن کے نام کے ساتھ اقوال ذکر کیے جارہے ہیں۔ حدیث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں آتا ہے:

"لَعَنَ اللَّهُ الوَاشِمَاتِ وَالمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالمُتَنَمِّصَاتِ، وَالمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، المُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ تَعَالَى» مَالِي لاَ أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ: {وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ} "[10]

"مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے لیے گودنے والیوں، گدوانے والیوں پر اور چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں پر اور دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں پر، جو اللہ کی خلقت کو بدلیں ان سب پر لعنت بھیجی ہے، میں بھی کیوں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں جن پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اس کی دلیل کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت خود قرآن مجید میں موجود ہے۔ آیت "وما اٰتکم الرسول فخذوہ ہے۔"

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں تغییر فی خلق اللہ کے تین بڑے تغییرات کا ذکر موجود ہے باقی تمام تغییرات جو کہ انسانی جسم میں کیے جاتے ہیں وہ سب اس کے تحت ہیں۔ جسم گودنا، بال اکھاڑنا، اور دانتوں میں فاصلہ کروانا اب اگر ان سب پر لعنت فرمائی گئی ہے تو ان کے علاوہ وہ تمام تبدیلیاں جس اس مقصد کے لیے انسانی جسم میں کی جائیں وہ حرام ہوں گی سوائے ان کے جن کی اجازت شریعت میں دی گئی ہے۔ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں کچھ اس طرح آتا ہے:

".عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّه عَنْهَا: أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ، وَ أَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعَرُهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهَا، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الوَاصِلَةَ وَالمُسْتَوْصِلَةَ» "[11]

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی، اس حال میں کہ وہ مریضہ تھی پس اس کے بال گر گئے تھے تو انصار نے چاہا کہ اس کے سر میں دوسرے بال لگوادیں، پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے بال ملانے والی پر اور ملانے کا مطالبہ کرنے والی پر"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ایک ہی مفہوم ثابت ہورہا ہے۔ لیکن یہاں پر عورت کے بال بیمار ہونے پر ختم ہوئے اور شریعت اسلامی بعض جگہوں پر بیماری کی صورت میں رعایت دیتی ہیں مگر اس فعل کی اجازت بیماری کی صورت

میں بھی نہیں دی گئی۔ حدیثِ أسماء بنت أبی بکر رضی اللہ عنھا میں بیان کیا گیا ہے۔ جب ایک حدیث حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنھا سے بھی مروی ہے۔

" لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللہ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ الوَاصِلَةَ وَالمُسْتَوْصِلَةَ"12

"رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے بالوں میں دوسرے بال ملانے والی پر اور ملانے کا مطالبہ کرنے والی پر۔"

اس حدیث سے کے مقابلے میں جو بالا حدیث بیان ہوئی اس میں بیماری کی صورت بیان کی گئی تھی جبکہ اس حدیث میں مطالبہ کرنے والی کا ذکر ہے اور وعید بیان کی گئی ہے۔ اس طرح ایک حدیث حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہیں۔ جس میں اس طرح کے الفاظ بیان ہوئے ہیں۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنھا کی حدیث میں بیماری کی صورتحال بیان کی گئی۔ جب کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جسم گودوانا، یا گودنا اور بالوں کے اضافے پر وعید بیان کی گئی ہے۔ مندرجہ بالا تمام احادیث میں بالوں کی تبدیلی کو تغییر خلقت میں شمار کیا گیا ہے بالوں کا شامل کرنا کسی بھی حال میں جائز نہیں اور یہ کوئی دور جدید کی صورت حال نہیں ہے بلکہ یہ تو قدیم عربوں میں بھی اس کا رواج تھا۔ اور آپ ﷺ نے اس بات سے سختی سے منع کرتے ہوئے ان پر لعنت فرمائی۔ حدیث حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

" لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ، وَالْمُسْتَوْصِلَةُ، وَالنَّامِصَةُ، وَالْمُتَنَمِّصَةُ، وَالْوَاشِمَةُ، وَالْمُسْتَوْشِمَةُ، مِنْ غَيْرِ دَاءٍ"13

"بالوں میں دوسرے بال ملانے والی اور ملانے کا مطالبہ کرنے والی عورت پر، اور ابروؤں کو باریک کرنے والی اور کروانے والی عورت، اور جسم کو گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کی گئی ہے (جب یہ افعال بیماری کے علاوہ کیے جائیں۔"

مندرجہ بالا اقوال میں ایک طرح کے الفاظ کے مفہوم بھی ایک ہی آرہا ہے کہ یہ فعل دین اسلام میں حرام ہے اور ان افعال کے مرتکب انسان پر دین اسلام میں لعنت فرمائی گئی۔ اور یہ سب افعال بالوں میں تبدیلی کرنا، دانتوں میں تبدیلی اور اس طرح کے دیگر افعال بھی اس میں شامل ہیں مندرجہ بالا احادیث میں ان افراد کو لعنتی قرار دیا گیا ہے جو ایسے افعال کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور یہ سب افعال تغییر فی خلق اللہ میں شامل ہیں البتہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ایک جملہ "المُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّہِ تَعَالَى" زائد ہے۔ ان تمام احادیث میں آپ ﷺ کے ارشادات سے تغییر فی خلق اللہ کی کئی صورتیں ہمارے سامنے آئی ہیں۔ اگر قرآن اور حدیث انسانی جسم میں کی جانے والی ایک معمولی سے معمولی تبدیلی کی بھی اجازت نہیں دیتا کجا کہ کسی غیر شرعی اور بے حیائی و بے حجابی کا دروازہ کھولنے کی اجازت دے گا۔

تغییر فی خلق اللہ کے اسباب و محرکات

مغرب سے متاثر افراد، اور نام نہاد عالم، مفکر و محقق، آزادی کے خواہش مند افراد، جسمانی عریانیت کے دلدادہ، میڈیا، سوشل میڈیا پر پھیلائے جانے والے نت نئے بے حیائی اور برائی پر مبنی مواد تغییر فی خلق اللہ کے بہت سے اسباب پیدا کیے ہیں کچھ افراد اپنی ذات سے اپنی شکل وصورت یا اپنی کم مائیگی کے احساس کے تحت یا جنسی میلان کے باعث مطمئن نہیں ہوتے اور ان میں بغاوت کا عنصر پایا جاتا ہے اور پھر مغرب بھی پیش پیش ہے اس پر مستعد یہ کہ اسلامی معاشرہ اور مسلمان بھی خاموشی کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں ان میں سے کچھ لوگ تو صرف اپنی ظاہری شکل وصورت کو تبدیل کرتے ہیں کچھ اندرونی طور پر جسمانی تبدیلیاں لاتے ہیں کچھ لباس اور چال ڈھال میں کچھ تبدیلی کرتے ہیں کچھ جنس تبدیل کرتے ہیں کچھ اپنی شناخت تبدیل کرتے ہیں کچھ اپنے فرائض سے بھاگتے ہیں اور اس طرح اور کئی وجوہات اور اسباب کی بنا پر اس قبیح و بد فعل کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ صحیح تعلیم وتربیت کا فقدان، ہمارے اردگرد ماحول، فساد برپا کرنے والے عناصر و تحریکیں، انسانی جذبات کو بھڑکانے والی اشیاء کی کثرت، فطرت کے مطابق تسکین و خوشی پانے کے بجائے بے راہ روی بے حیائی، بے شرمی اور اس میں حدود اللہ سے تجاوز کرنا دراصل یہ وہ اسباب ہیں جس نے آج مسلمانوں کو اس قبیح فعل کو اختیار کر دیا ہے۔

1- مایوسی

اسلام وہ واحد دین ہے جو اِنسان کو نفسیاتی مسائل کا بہترین اور جامع حل پیش کرتا ہے اور کسی بھی اضطراری حالت میں جانے سے پہلے "لا الہ الا اللہ" پر انسانی کامیابی کی بنیاد رکھتا ہے۔ اور یہی تعلیم تمام انبیاء کرام علیہم اجمعین نے دی ہے۔[14] مایوسی کے لغوی معنی: ناامید، نرآس، بے آس، نامراد، بے نیل مرام، دل شکستہ، مایوس: (ما-یو-س)، (ع-ا-مث-) ناامیدی، شکستہ دلی وغیرہ۔[15] اللہ کی رحمت اور اسکے فضل سے خود کو محروم کرنا اور خود کو مایوسیوں کے گڑھے میں دھکیل دینا ہی مایوسی ہے اور مایوس ہو کر اس طرح کا اعمال کرنا جو کہ انسان کو اللہ کے عذاب کا مستحق بنا دیں اور جائز و ناجائز حلال و حرام کی تمیز ہی ختم کر دے اور حق و باطل کا فرق مٹا دے تھوڑی سی کامیابی اور خواہشات نفسانی کی تکمیل کے لیے خود کو شیطان کے حوالے کر دے اور اپنے جسم شکل وصورت اور ہیت میں سوچ سمجھ میں تبدیلی کرنا اور ایسی تبدیلی جس سے کائنات کا سارا نظام ہی درہم برہم ہو جائے اور انسانی اپنے تخلیقی مقاصد سے ہٹ کر اللہ کی ناراضگی مول لے لے اور اپنے اور دیگر مخلوقات کے لیے مفاسد کا باعث بن جائے۔

انسان کے لاتعداد گناہ صرف و صرف اسکی ناامیدی مایوسی اور شکستہ دلی کی وجہ سے ہوتے ہیں یہیں سے انسان جب بیمار ہوتا ہے یا پھر اسکے جسمانی اعضاء میں کچھ ایسے نقائص پائے جاتے ہوں تو وہ ناامید اور مایوس ہو جاتا ہے ان نقائص سے چھٹکارہ پانے اور حاصل کرنے اور انکے علاج کے لیے ناجائز و حرام طریقے تلاش کرتا ہے اللہ رب العزت نے ہر روحانی بیمار کو یہ فرما دیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ میرے بندوں! جو اپنی جانوں پر گناہ کر کے زیادتی کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس و ناامید نہ ہونا-اللہ جلّ شانہ کے اس فرمان کے مطابق مایوس سے مایوس ترین حالات میں بھی امید کا ایک دیا روشن کرتی ہے انسان کو اپنی نفسیات اور ناامیدی کو ہرا کر گناہوں کے دلدل میں دبنے کے بجائے اور حرام زرائع اختیار کرنے کے بجائے کفر کے تصور سے ہی کانپ جانا چاہیے اللہ ربّ العزت کی ربوبیت شان و رحمت کے لے سب سے بڑا انسانی کفر مایوسی ہے اسکی بارگاہ میں سب سے بڑی نسل آدم کی شوخ چشمی اور بطور مسلم مایوسی و ناامیدی ہے اور اس سے بڑا کفر کوئی نہیں۔ اللہ کی رحمت اس کی نعمتیں اس کا عطائیں اس دنیا میں رہنے والے ہر انسان کے لیے ہیں اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں ہے وہ ہر شئے پر حاوی ہے اس کی وسعت کو قرآن مجید میں کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ لیکن دنیا اور آخرت دونوں انسان کے دار العمل اور دار الجزاء ہیں جس میں انسان جیسے اعمال کرتا ہے اس کی ویسے ہی جزاء پاتا ہے ویسے ہی کھیتی اسے کاٹنی پڑتی ہے نیک و بد ایک برابر نہیں ہو سکتے اللہ کی بارگاہ میں فیصلے اس کے انصاف سے ہوں گے۔ مومن و کافر دونوں جنت کے مستحق قرار نہیں پا سکتے اور نہ ہی دوزخ کے قرار پا سکتے ہیں اس اللہ کی صفت عدل پر سوال اٹھتا ہے اور قیامت اور روز جزاء کا مقصد ہی ختم ہو جاتا ہے۔ سورہ اعراف میں ان کو ان الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔

"فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ"[16]

"میں یہ رحمت (آخرت میں) ان لوگوں کے لیے لکھوں گا جو متقی، زکوٰۃ ادا کرنے والے اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھنے والے ہوں گے"۔

2- انسانی نفسیات وعوارض

فطرت اللہ کی سنت جاریہ اور قدرت کا قانون ہے کہ جس حال و کیفیت کو انسان اپنے اعمال و کردار سے اپنے اندر جمع کر لیتا ہے وہ اسکی روح کے اندر ایک جال سا بن جاتا ہے جس کی کڑیاں عمل و کسب کے ساتھ ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جاتی ہیں۔ جو نفسیاتی اور باطنی امراض انسانی شخصیات پر مرتب ہوتے ہیں انکو دور کرنا انسان کے بس میں نہیں ہوتا اور انسان ان کے تابع ہو کر شیطان کے جال میں پھنس جاتا ہے انسان بنیادی عادات اور نفسیات سے برائی کی طرف مائل ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ"[17]

"میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا بیشک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہی ہے"

نفسیاتی امراض اور مسائل و مشکلات اور انسانی کی اپنی خواہشات ہی انسان کو ذلیل و رسوائی کی طرف دھکیل دیتی ہیں فی زمانہ انسانی نفسیات کے ہاتھوں مجبور ہو کر انسان تغیر کی کئی صورتیں اختیار کر لیتا ہے جس میں میک اپ کی جدید سے جدید صورتیں بالوں کا نوچنا اور مردوں و عورتوں کا

ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا ہے پھر چاہے وہ لباس، بال، جنس، میک اپ اور دیگر کئی صورتیں اس کے زمرے میں شامل ہیں انسان جب ذہنی وجسمانی وروحانی طور پر بیمار ہوتا ہے اور وہ ایسے گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے جب کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو انسان کی نفسیات اور نفسیاتی مسائل کا بہترین اور جامع حل پیش کرتا ہے اور کسی کو بھی حالت اضطرار میں جانے سے پہلے "لا الہ الا اللہ" پر ہی انسان کی کامیابی کا کی بنیاد رکھتا ہے -اور اسکے لیے مکمل ہدایات نازل کرتا ہے۔جن پر عمل کرکے انسان دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

3- اسلام و مغربی یلغار

ترقی یافتہ دور میں دنیا کی نگاہوں میں تمام قدیم نظریات و اقدار، طرز زندگی اور دیرینہ قدریں قصہ پارینہ بن کر رہ گئی ہیں۔عصر نو میں دنیا سائنسی و صنعتی قدیم ہر لحاظ سے ہی طرز زندگی سے نکل کر نئے سائنسی ترقی یافتہ طرز زندگی اختیار کر رہا ہے مغربی اقوام عالم کو یہ باور کرانے کی کوشش میں ہے کہ انسان کی ترقی و فلاح اسی میں ہے کہ وہ قدیم رسم و رواج دین اسلام تہذیب و تمدن کو پس پشت ڈال کر اپنے روشن و تابناک مستقبل کے لیے ہر جائز و ناجائز حرام و حلاک کا دامن چھوڑ دے حدود اللہ بھول جائے اسلامی دائرہ حدود دو کو چھور کر اسلامی ورثے و اسلامی تعلیمات کو دنیاوی جاہ و متاع کے لیے بے دردی سے خیر آباد کہہ دے اور مغرب کے بنائے ان نئے قوانین نئی طرز زندگی کو اپنائے اور اسلامی سوسائٹی کو انسانی بقاء کے لیے ایک خطرہ تصور کرتے ہیں اور اسے حرز جان بنائے ہوئے ہیں اور اسلامی تہذیب کو کو ایک جاہلانہ تصور خیال کرتے ہیں۔[18] اسکے خلاف کئی تحریکات چلا رہے ہیں قوانین بنا رہے ہیں جسے انسانی ترقی کے لبادہ کا نام دے کر نام نہاد مسلمانوں کو مطمئن کر دیا جاتا ہے عصر نو میں انسانی جسم سے متعلق قوانین جدید، ہم جنس پرست ممالک، اور اس سے متعلق قوانین اور ہمارا جسم ہماری مرضی کے نعروں کی آڑ میں اسلام سے متصادم تہذیب و تمدن طرز زندگی، قوانین اور حرام و حلال سے بے بہرہ زندگی اپنانے کو لازم قرار دیا جا رہا ہے۔

4- انسان عوارض و بے جا خواہشات

جدید ترین ایجادات کے اس دور میں اعلیٰ قسم کی مشینری آلات اور نمود و نمائش کی دوڑ میں ہر شخص اپنی حثیت اور اپنی آمدن کی پرواہ کیے بغیر نئے غیر شرعی و غلط طریقوں اور چیزوں کو جسمانی ہیت بدلنے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور ان کے حصول کی تک ودو میں لگا رہتا ہے اور انسان کی خواہشات و تمناؤں کا سلسلہ طویل ترین ہو جاتا ہے۔اور اس میں وہ تمام جائز و ناجائز طریقے اپناتا ہے اپنے جسم میں غیر ضروری و غیر شرعی طریقے اپنا کر اپنی خواہشات کی تکمیل کرتا ہے۔حدیث میں آتا ہے کہ:

> "قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِي وَسَطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنْ الْخَطِّ خَطًّا وَحَوْلَ الَّذِي فِي الْوَسَطِ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ وَهَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ الْإِنْسَانُ وَهَذِهِ الْخُطُوطُ عُرُوضُهُ إِنْ نَجَا مِنْ هَذَا يَنْهَشُهُ هَذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ"19
>
> "رسول اللہ ﷺ نے ایک مربع خط (یعنی چوکور) لکیر کھینچی اور ایک لکیر درمیان میں اس سے باہر نکلا ہوا کھینچی، اور اس درمیانی لکیر کے بغل میں چند چھوٹی چھوٹی لکیرین اور کھینچی، پھر فرمایا: 'یہ ابن آدم ہے اور یہ لکیر اس کی موت کی ہے جو ہر طرف سے اسے گھیرے ہوئے ہے۔اور یہ درمیان والی لکیر انسان ہے (یعنی اس کی آرزوئیں ہیں) اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں انسان کو پیش آنے والے حوادث ہیں، اگر ایک حادثہ سے وہ بچ نکلا تو دوسرا اسے ڈس لے گا اور باہر نکلنے والا خط اس کی امید ہے"

یعنی انسان صرف و صرف خواہشات کا پتلا ہے اور ایک کے بعد ایک خواہش کی تکمیل کے لیے کئی طرح کے حوادثات سے گزرتا ہے اور جو ان سے بچ جاتا ہے وہ اللہ کی امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔اور کامیاب ہو جاتا ہے۔

5- مغربی مادر پدر آزاد معاشرہ

لبیک مغربی تہذیب اور مغربی پکار پر اسلامی معاشرے اور بالخصوص مسلم معاشروں کا لبیک کہہ کر اس کا جواب دینا یہ تلبیس و تغییر کی سب سے بڑی وجوہات میں سے بہت بڑی وجہ ہے۔ برصغیر پاک وہند کے علاوہ بھی کئی ممالک میں جس طرز زندگی اور آزادی کو اپنایا جارہا ہے اس سے کسی کو کوئی انکار نہیں ہے پھر چاہے اس سے عاقبت خراب ہو یا پھر دنیا کو دلارڈ میکالے نے جو نظام تعلیم وضع کیا اس کی مثال عشق محبت جس کی نشے میں آج عورتیں اپنے زیب وزینت کے چکر میں کئی غیر شرعی افعال سرانجام دے کر اپنے حسن کو چار چاند لگاتی ہیں اور مرد بھی اس دور میں عورتوں سے پیچھے نہیں ہمارا معاشرہ کس قدر بے غیرت و بے حس ہو چکا ہے۔ اس پر چندہ بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ حقیقت سب پر عیاں ہے ہماری عدالتیں ہمارے قوانین جس مغربی تہذہیب کو فروغ دے رہے ہیں اس سے نہ صرف ہمارا معاشرہ بلکہ دنیا و آخرت دونوں ہی تباہ ہو چکی ہیں یہی روش بڑھتے بڑھتے اب دنیا اور نسل انسانی کی تباہی کا رُخ اختیار کر چکی ہے اس کی جدید صورت صنفی و جنسی تبدیلی کی حفاظت کا قانون ۲۰۱۸ کی صورت میں پاس ہوا اور حکومت کے ساتھ ساتھ عوام بھی خاموشی سے کھڑی تماشا دیکھتی رہی۔ مغربی مادر پدر آزاد معاشرے سے جو کچھ چھن چھن کر مسلم معاشروں اور دین اسلام کو مسخ کرنے کے لیے جو سازشی اور تخریب کاری کی جارہی ہے اسے علم و دانش سمجھنے سے قاصر ہیں۔

6- مادی اسباب

مادی اسباب کے حصول کے لیے کئی ناجائز و حرام طریقے اپناتا ہے تو اس میں حلال و حرام بھول جاتا ہے ہے اور اللہ کی حدود کو بھول جاتا ہے جو لوگ اللہ پر کامل توقع رکھتے ہیں اس پر یقین کرتے ہیں تو وہ مصیبت ہو یا پھر کوئی آفت ہو یا کسی طرح کی کوئی بھی پریشانی اس وقت وہ صرف اللہ کو ہی پکارتے ہیں کسی اور طرف ان کا دھیان نہیں جاتا ان کو بس اسی در سے امید وابستہ ہوتی ہے اور لاچار اور ناامید مجبور انسان اسی کی طرف ہاتھ پھیلاتا ہے جس طرف سے ملنے کی کوئی امید ہوتی ہے لیکن دور حاضر میں لوگ اپنی پریشانیوں مصیبتوں اور مجبوری میں کئی ناجائز زرائع اختیار کر لیتے ہیں تاکہ جلد سے جلد سب کچھ حاصل ہو جائے وہ بیماری سے صحت یاب ہو جائیں جائے محنت نہ کرنی پڑے خود کو شیطان کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے دنیاوی زندگی بسر کرنے کے لیے تمام جائز و ناجائز زرائع کو بیان کر دیا کہ یہ جائز ہیں ان کو اپنا کر تم اپنا اور اپنی اولاد کو پالنے پوسنے کا انتظام کرو اسلام نے حصول معاش کے لئے قواعد وضوابط مرتب کیے کسی بھی انسان کو کسب معاش میں حصہ لینے کے لیے آزاد نہیں چھوڑا کہ جیسے چاہے اور جس طرح چاہے مال حاصل کر کے اپنا اور اپنے اہل خانہ کا پیٹ بھرے اور ان کی دیگر ضروریات پوری کرے ہر انسان کو یہ حق عطا کیا گیا کہ وہ کسب معاش کے لئے حلال زرائع کو اپناتے ہوئے سر توڑ کوشش کرے اور جائز زرائع میں سے کوئی بھی ذریعہ معاش اختیار کرے جس میں دھوکہ دہی، بددیانتی خیانت، سود خوری، نقصان دہ، رشوت خوری، کالا بازاری، قمار بازی، جوہ، سٹے بازی، حرام کاری اور بے ایمانی ،اور ان تمام زرائع سے قرآن وسنت میں اس کی ممانعت بیان کی گئی ہے اس میں داخل نہ ہو۔ ساتھ ہی دو باتوں کا مد نظر رکھے پہلی تو یہ کہ اگر ذریعہ معاش جائز ہے تو کسی بھی پیشہ و عمل کو حقیر نہ سمجھے اور دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ پر مکمل اعتماد کر کے مال و دولت کے حصول، دنیاوی حرص کیے بغیر جائز زرائع سے کسب معاش میں جدوجہد کرے۔ سورہ نمل اللہ ارشاد فرماتے ہیں:

"أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ 20

"بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو۔"

عام طور سے حصول زر میں ناجائز ذرائع اپنانے کی اہم وجہ دنیاوی مال ودولت، جاہ وجلال ہوتا ہے۔ جس میں انسان ان زرائع کو اختیار کرتا ہے جن سے زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم مدت میں مال حاصل ہو اور ابلیس تو پہلے ہی اپنے جال بچھائے اپنے کارندوں کو چھوڑے ہوئے ہوتا ہے اور ان کو جائز زرائع کے بجائے ان کے اندر اپنے افکار وخیالات کو جاذب بنا کر پیش کرتا ہے مثلاً جوہ، سٹہ بازی، بے ایمانی، دھوکہ دہی، رشوت، سود خوری اور دور جدید میں اب وہ تمام زرائع اختیار کرنے پر آمادہ کر چکا ہے جن میں رقص، فلم سازی، ڈرامہ سازی، گانے بجانے، اور مرد وعورت کا ایک

دوسرے سے مشابہت اختیار کرنے میں اولیت حاصل کرنا، مخلوق خدا کو بدلنے سے کسب معاش حاصل کرنا شامل ہے۔ عصر جدید میں اب بالوں کی خرید و فروخت، انسانی اعضاء کی خرید و فروخت اور ان کو بدلنے، رقص و سرور، گانے بجانے، اور ان کے ساز و سامان کا خرید و فروخت، ریڈیو، ٹی وی، سنسنی خیز مواد اور بے حیائی پر مبنی فلم، ڈرامہ نگاری کہانیاں، رسالے، ویب سائٹس یہ سب شیطان کے حیلے ہیں جن سے وہ انسانی حواس کو سلب کرتا ہے اور پرکشش بناتا ہے انسانی عقل کو مغلوب کر دیتا ہے۔ ان بنیادی باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل سطور میں ان ذرائع کا ادراک کریں جو اسلامی نظام معیشت کے خلاف ہے۔

7- مخلوط نظام

تغییر خلقت کا ایک اور اہم سبب مغربی معاشرے کے اثرات میں سے ایک مخلوط نظام تعلیم، جدید ذرائع ابلاغ، میڈیا اور دعوتی نظام اور رہن سہن ہے گھروں میں ایسے لباس، رنگ ڈھنگ جو مغربی نظام اور تہذیب کی عکاسی کرتا ہے اور اسلام کے فطری نظام کے خلاف ہے آزادی کے نام پر عورتیں مغرب کے رنگ ڈھنگ اپنائے ہوئے ہوں اور جنسی خواہشات کے لیے رضامندی کے نام پر میڈیا پر ایسے ڈرامے جو کہ کچے ذہن کے بچوں کے لیے زہر کا کام کرتا ہے مخلوط نظام تعلیم اور تعلیم کے نام پر آزاد ماحول اور دیگر اداروں کا ماحول بچوں کے تعلیم تربیت پر اس سے بڑا فرق پڑتا ہے۔ یہ سب تغییر خلقت کی وجوہات ہیں۔ مثلاً بہت سے بھائیوں کے بعد آنے والی بہن یا پھر بھائی انھیں کے رنگ ڈھنگ اپنانے لگتا ہے اور اس پر کوئی دھیان نہیں دیا جاتا

8- جدید ترین سائنسی ایجادات

جدید طبی و سائنسی ترقی کے دور میں اعلیٰ قسم کی مشینیں آلات اور نمود و نمائش زیب وزینت کے نت نئی چیزوں نے ہر انسان کو اپنی حثیت اور آمدنی، حلال و حرام، جائز و ناجائز کی پرواہ کیے بغیر صرف و صرف اپنی خواہشات کی تکمیل نے انسان کو گناہوں کے دلدل میں دھکیل دیا ہے مثلا انسان کا اپنی خوبصورتی کے لیے میک اپ، آئی لشز کا استعمال، بالوں میں نقلی بالوں کا استعمال، بالوں کا اتارنا، داڑھی کا منڈھوانا، بالوں کو رنگنا، اپنی شکل وصورت میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کرنا ہیت بدلنا نت نئی ایجادات سے مستفیذ ہونا اور یہ سوچے سمجھے بغیر کہ یہ ہماری عاقبت خراب کر رہی ہے۔ سائنس کے ذریعے اپنی جنس تبدیل کرنا جس کی نقصانات تو ہمارے سامنے ہیں البتہ نفع کوئی نہیں اور معاشرے میں بے حیائی اور بے باکی بڑھنا یہ انسان کی لامحدود اور ناجائز خواہشات کی بدولت ہے لیکن اپنی جنس میں تبدیلی کرنا یہ ان جدید خواہشات میں سے سب سے برا فعل ہے جس کی کوئی معافی نہیں ہے۔ انسان جیسے جیسے پیسے کی طرف بڑھتا ہے اس کی حرص لالچ بڑھتی جاتی ہے اور یہ پھر مرتے دم تک اس کے ساتھ رہتی ہے۔ مایوسی اور ناامیدی کا سب سے بڑا علاج تزکیہ نفس ہے کہ انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے انسانی نفس میں موجود شر کے فطری غلبے کو دور کرنا اور اس کو گناہوں کی آلودگیوں سے بچائے نیک و بد فعل میں تمیز پیدا کرے اور اپنے نفس کو خواہشات کا غلام نہ بنائے۔

"وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ"[21]

"ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہو گا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہو گا۔"

یعنی انسان خوف اور ہیبت سے گناہوں اور معاصی سے بچنے والا ہو اور دل میں یہ خوف رکھے کہ اگر گناہ کیا تو اللہ کو کیا منہ دکھائے گا یعنی نفس کو ان معاصی اور محارم کے ارتکاب سے روکتا رہا ہو جن کی طرف نفس کا میلان ہوتا تھا۔

9- جسمانی نقائص وعیوب

کسی بھی انسان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو حقیر خیال کرے چاہے وہ کسی بھی وجہ سے ہو پھر اسکا سبب چاہے جسمانی نقائص ہو یا پھر اپنی کم صورتی کی بنا پر خود کو کمتر خیال کرے اور اپنے اندر عیب تلاش کرتا پھرے یہ کسی بھی انسان کے لیے جائز نہیں ہے نہ ہی کسی اور کہ پاس کوئی ایسا جواز ہے کہ وہ کسی کو حقیر ترین خیال کرے چاہے وہ خوبصورت ہو یا بدصورت ہو قرآن مجید میں یہ بات واضح طور پر بیان ہوئی ہے۔

"خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ"[22]

"اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو عدل و حکمت سے پیدا کیا اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

تخلیق اللہ پر بات کرنا، عیب جوئی کرنا، نقص تلاش کرنا اور اس میں تبدیلیاں کرنا اور اس بات کو جائز خیال کرنا یہ دراصل اس تخلیق پر نہیں بلکہ اللہ کی تخلیق پر بات کرنا ہوگی جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے خود ہی بیان کیا کہ اس نے ہر چیز کو بہترین پیدا کیا۔۔ ایک تو یہ کہ عدل تو یہ ہے کہ مومن کو اس کے نیک اعمال کی جزاء اور کافر اور بدکار کو اس کے بداعمال کی سزا دی جائے اور یہ سب روز جزا کو ہونا قرار پایا ہے۔انسان کو احسن صورت میں پیدا کیا گیا ہے جس پر دیگر مخلوقات کو پیدا نہیں کیا گیا اور باقی تمام مخلوقات اس سے محروم ہیں۔اور اسی طرح ایک دوسرے مقام پر یوں ارشاد ہوتا ہے کہ:

"وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ"[23]

جسمانی نقائص کی بنا پر ایسے افراد اپنی جسمانی شکل وصورت سے مطمئن نہیں ہوتے اور معاشرے کے غیر فطری رویوں سے تنگ و بیزار ہو کر فطری اور بنیادی حقوق کی جنگ لڑتے رہتے ہیں کیونکہ وہ نارمل زندگی گزارنا چاہتے ہیں مگر معاشرہ انھیں نارمل زندگی گزرنے نہیں دیتا اور انہیں مسلسل سرجری یا کسی بھی دوسرے طریقے سے جسم کے مختلف حصوں کے آپریشن سے تبدیل کرواتے ہیں۔ شیطان کے بہکاوے میں آکر وہ اس قبیح فعل کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ اسلام اور انسانی فطرت قطعاً اس کی اجازت نہیں دیتے۔ جسمانی عیوب و نقائص کا ہونا کوئی گناہ نہیں لیکن اگر معاشرہ اس فرد کو اس نقص وعیب کا بار بار احساس دلائے اور اس میں احساس کمتری پیدا کرے یا ایسی عورتیں جو شکل وصورت میں کم صورت ہوں انھیں اس بات کا احساس دلایا جائے کہ وہ کم حثیت ہیں یا کم صورت ہیں اور وہ اس نقص عیب کو دور کرنے کے لیے اس میں تغییر کریں البتہ ایسی بد نمائی جو وبد ہیتی جو بیماری میں مبتلا کرتی ہو اور بیماری میں شامل ہو تو اس کے لیے تبدیلی کرنا جائز ہے۔یہ لوگ اصل میں کسی بیماری یا نقص میں مبتلا نہیں ہوتے بلکہ اندرونی اور بیرونی طور پر نارمل اور مکمل انسان ہوتے ہیں۔ لیکن اپنی صنف و جنس اور شکل وصورت سے مطمئین نہیں ہوتے۔ انہیں (non-Binary) کہا جاتا ہے یہ مسلہ پیدائش سے پہلے کسی خاص رطوبت کے باعث پیدا ہوتا ہے اس کو (Serotonin) وغیرہ یا پھر کا نام دیا جاتا ہے (Gentic Prediposition) کے سبب یا پھر ماحول کے سبب بعد میں اثر ڈالنے والے ماحولیاتی اثرات کے باعث نفسیاتی مسلہ اختیار کرلیتا ہے۔اور وہ شخص اپنی مخالف صنف کی جذبات واحساسات رکھنے اور محسوس کرنے لگتا ہے۔اور یہ کسی بھی عمر میں ہوسکتا ہے اسکا علاج کرنا ممکن ہے ایسے افراد کو ایسا ماحول مہیا کیا جائے جو کہ مغرب کے آزاد اور مادر پدر ماحول سے ہٹ کر پاکیزہ اسلامی ماحول اور معاشرہ فراہم کیا جائے۔ اس نفسیاتی بیماری کا بروقت علاج اور تشخیص سے اس قسم کے گناہوں سے بچا جا سکتا ہے۔اور اسکا سدباب بھی کیا جاسکتا ہے۔ایسے لوگوں کی مختلف تھراپیز کی جاسکتی ہیں۔ کبھی کبھی یہ لوگ اپنی پیدائشی صنف سے اس قدر بیزار ہوتے ہیں لہ لباس بول چال، رہن سہن کے ساتھ ساتھ مردوں عورتوں کا سا اور عورتیں مردوں کا سا رہن سہن اور لباس اور وضع قطع رکھنے لگتی ہیں۔ جبکہ اسلام مشابہت کے ساخت خلاف ہے اور اس مشابہت کو حرام قرار دیتا ہے[24]

10- غیر زمہ دارانہ رویہ

اگر انسان غور فکر کرے جس کی دعوت اسے دی گئی ہے خود اللہ کی طرف سے تو اس پر اس کائنات کے بہت سے اسرار رموز واضح ہوں گے۔اللہ نے جس بھی مخلوق کو تخلیق کیا اسکے ساتھ ساتھ ہی اس مخلوق کی حقوق و فرائض بھی واضح کر دیے اسی طرح انسان اگر اپنی تخلیق پر غور کرے تو اسے اپنی جسمانی ساخت کے حقائق کا پتا چلے گا ان میں سے عورت و مرد کی ساخت، ہیت و قوت اور حقوق فرائض بھی الگ الگ بتائے جو کہ اسی ساخت ہیت قوت وطاقت کے مطابق ہیں اگر جسم کی ساخت بدل دی جائے اور اس میں بعض اعضاء ایسے ہیں جس میں تبدیلی کرنے سے وہ اپنی افعال سرانجام دینے سے قاصر ہو جاتے ہیں انسان کو جو زمہ داریاں دی گئی مثلاً عورت کی زمہ داریان امور خانہ داری اور گھریلو معاملات کی دیکھ بھال ہے اور مرد کی زمہ داری معاش تعلیم وتربیت اور دنیاداری کے تمام معاملات ہیں اگر عورت اپنی صنف تبدیل کرلے تو

اسکی تمام زمہ داریاں بلکل الٹ ہو جائیں گی جو کہ عورت کی جسمانی ساخت اسکی طاقت و قوت کے مطابق نہ ہو گی وہ گھر سے باہر ساز و سامان کا اٹھانا بچوں کو لانا لے جانا اور دنیا کے سرد و گرم رواپوں کو سہنے کی طاقت نہ ہو گی اسی طرح مرد کے ساتھ بھی یہ صورت حال پیش آئے گی کہ وہ گھریلو معاملات امور خانہ داری کی زمہ داریاں نہیں سمبھال سکے گا۔اس لیے اسے جس شکل و صورت اور حقوق و فرائض کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے اسی پر صبر و شکر کرنا چاہیے۔یہ ایمان و عقائد کی بنیادی شرط ہے کہ اللہ پر کامل یقین رکھے۔

"لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ" [25]

"جو مل گیا اس پر اتراو نہیں اور جو نہیں ملا اس پر پچھتاو نہیں کیونکہ اللہ تعالی کسی اکڑنے والے مغرور کو پسند نہیں کرتا"

مندرجہ بالا حدیث میں جس غم، دکھ اور رنجیدگی سے روکا گیا ہے اور اس خوشی سے بھی منع کیا گیا ہے جو انسان کو ناجائز اور حرام کی طرف پھیر دے ورنہ تکلیف و دکھ میں اور خوشی و مسرت کے مقامات پر خوش نہ ہونا یہ ایک غیر فطری افعال میں سے ہے لیکن مومن ہر حال میں اپنے نفس پر کنٹرول رکھتا ہے اس کو اچھے اور برے افعال میں تمیز کرتا ہے وہ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔خود ساختہ نفسیاتی امراض اور جسمانی لحاظ سے بھلے چنگے افراد زامہ داریوں سے کترا کر روزگار کی خاطر اور عورتیں گھریلو زمہ داریوں سے بھاگنے کے لیے تغییر خلقت کا سہارہ لیتی ہیں جبکہ اصل میں وہ اپنی دنیا و آخرت دونوں تباہ کر چکی ہوتی ہیں جبکہ اللہ تبارک و تعالی کھلے طور پر انسان کو ہدایت کی طرف دعوت دے چکا ہے اور شیطان کے کاری وار سے آگاہ کرتے ہوئے اس قبیح فعل کے نتائج دیکھا چکا ہے۔الامان الحفیظ"

11- جنسی آزادی

جنسی خواہشات کا ہونا ایک فطری تقاضا ہے اور یہ تقاضا ایک جائز و حلال زریعے سے پورا ہو تو انسان اللہ اور رسول ﷺ کے سامنے سرخرو ہو جاتا ہے اور یہ تقاضا اگرچہ بھوک پیاس سے بڑھ کر نہیں مگر پھر ب ایک فتنہ کا باعث بن سکتا ہے جب کہ اس کے لیے کوئی ناجائز اور حرام زرائع اختیار کیے جائیں اگر یہ جنسی فتنہ پورا نہ ہو تو پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے جیسا کہ دور حاضر میں اس فتنے نے تعلیمی ادروں کی روح کو مسخ کر دیا ہے اگر یہ فتنہ ہم جنس یا پھر جنس تبدیل کرنے کا ہو تو مفاسد کا باعث بنا گا دنیا کا نظام تحس نحس ہو جائے گا۔یہ تاریخ کو دوہرایا جائے گا اور تاریخ دوہرانے پر نتائج بھی وہی سامنے آئیں گے جو کہ پہلے بھی آچکے ہیں اور اللہ کی حدود پھلانگنے کا انجام کسی بھی صورت قابل قبول نہیں بلا حدود قیود اس ضرورت کو پوراہ کرنے سے یہ دنیا یہ نظام یہ معاشرے سب نیست نابود ہو جائیں گے اور انسان کی پہچان ختم ہو جائے گی ماں بہن بیٹی بیوی کی تمیز باقی نہیں رہے گی اور مغرب بھی یہی چاہتا ہے اور ایسا کرنے پر جانور بھی انسان پر شرم محسوس کریں آج اسلامی ممالک میں یہ سب کچھ ممکن کیا جارہا ہے اور حدود و قیود کے بغیر آزادی کا مطلب انسانیت کا خاتمہ دین و دنیا میں رسوئی اور اللہ اور رسول ﷺ کی ناراضگی کا باعث ہے۔

عصر نو میں انسان جس طرح کی آزادی کا دلدادہ ہے اور اس آزادی کو اپنا پیدائشی حق تصور کرتا ہے۔اللہ تعالی اور حضور ﷺ کی طرف سے لگائی گئی تمام حدود و قیود اور پابندیاں ہمارے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے انسانوں کی بنائی ہوئی جدید مشینری، جدید سہولتیں، قوانین اور یہ تغییر اعضاء کا معاملہ اور اس طرح کی کئی دوسری تمام چیزیں ازدواجی پابندیاں ان شرعی احکام کے مقابلے میں بالکل غیر موثر اور ناکام ہیں۔مغربی ماہرین کا کہنا ہے کہ انسانی شخصیت کا سرچشمہ تعمیر یہی جنسی قوت ہے۔اس کو قابو کرنے کے لیے انسان کے اپنے وضع کئے ہوئے قوانین اور احکامات نافذ کیے جارہے ہیں تاکہ سماجی و اقتصادی ڈھانچہ کو تباہ کئے بغیر افزائش نسل کا قدرتی سلسلہ جاری رکھا جاسکے۔اگر ان ناعاقبت اندیش انسانوں کو یونہی بے مہار چھوڑ دیا جائے تو انسان مالی تحفظ، ذاتی تحفظ، تحفظ حیات اور تحفظ اخلاق سب ختم ہو کر جانوروں کی سی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جائے گا۔جیسا کہ آج کل بعض ممالک میں ننگوں کی انجمنیں قائم کی جارہی ہیں اور ان پر جنگلیوں کی سی زندگی گزارنے کا جنون سوار ہے یہ اسلامی نظام کو دیدہ دانستہ نظر انداز کر رہا ہے بلکہ اس سلسلہ میں کسی قسم کی رہنمائی سے صاف انکار کرتا ہے۔اپنی جسمانی و روحانی، اخلاقی صحت کو برباد کر رہا ہے اور کئی ایسی نعمتیں ہیں جو انسانی زندگی کے لیے جنس سے بھی زیادہ ضروری اور ابدی ہیں۔

12- اسلام دشمن عناصر

عصر نو میں اسلام دشمن عناصر کئی غیر اسلامی تحریکیں، انجمن، مل کر اسلام کے خلاف سازشیں کرنے اور کئی دیگر مقاصد کے حصول کے لیے اپنی کوششوں میں مصروف عمل ہیں اور ان کی رہی سہی کسر مغرب نے پوری کی ہے۔ دور حاضر میں مرد وزن کے تعلقات جنسی بے راہ روی پر بے دھڑک بات اور میڈیا پر جس طرح سے بے حجابی اور بے باکی سے سر عام بات کی جاتی ہے اور اس کو آزادی اور حق تصور کیا جانے لگا ہے اور اسلام دشمن عناصر تو اس تاک میں ہیں جب کہ ہمارا دین ہمارا معاشرہ اور آپ ﷺ کی سیرت و کردار ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا اور مغرب اسلام دشمن عناصر انجمنیں، تحریکات سماج دشمن تنظیمات اس صورتحال اور خطرناک اور تشویش ناک بنا دیا ہے اور سوشل میڈیا پر اس طرح کے مواد پر مبنی وڈیوز کے ذریعے معمولی سے منافع کے حصول کے لیے مسلمانوں کے دین و دنیا دونوں سے کھیل رہے ہیں۔ کاروباری اعلانات اور اشتہارات، اخبارات، رسالے ریڈیو، حتی کہ ٹی وی چینلز اور تمام طرح کی نمائشوں اور ذرائع ابلاغ، غرض سبھی حربوں کو استعمال کر کے سادہ لوح، پریشان حال مسلمانوں کو بے وقوف بناتے ہیں اور ان کے ذہنوں میں وسوسے اور تشویش پیدا کرتے ہیں۔ پھر جب وہ دیکھتے ہیں کہ شکار پوری طرح پھنس گیا ہے اور قابو میں آگیا ہے تو وہ ان کے ذریعے سے اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ بیچارے انتہائی شدید بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں اور اکثر تو قانونی شکنجے میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔[26]

13- میڈیا و ذرائع ابلاغ

میڈیا، فلم انڈسٹری، ڈرامہ نگاری سے منسلک کئی ٹی وی اداکار اپنے حسن مین اضافہ، مقابلہ حسن نگاری، فلمی ستاروں کی مقبولیت اور دیگر اقوام عالم کی نقل کرنے کی دوڑ میں اپنے جسم کی حسن میں اضافے کی غرض سے اپنے اعضاء کی سرجری کروائی جاتی ہے جسمانی اعضاء کی ہیت تبدیل کی جاتی ہے اور ان کو موٹا پتلا کیا جاتا ہے لمبا، چوڑا کیا جاتا ہے اور اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے سرجری کروائی جاتی ہے میڈیا خواہ پرنٹ ہو یا اسکی کوئی بھی شکل ہو سوشل یا الیکٹرونک ہو اس پر ایسی (Obscene) یا غیر اخلاقی اور مغرب اخلاقی گراوٹ پر مبنی میٹریل کی تشہیر، ایسے پروگرامز کا ہونا یہ سب غیر شرعی صورتوں کو مزید بڑھاوا دے رہا ہے۔ پاکستان دنیا کا ایسا واحد ملک ہے جہاں ٹرانس جینڈر سے متعلق قانون کو پاس کیا گیا ہے۔ کھلے عام فحاشی اور عریانی کو عام کیا جا رہا ہے جسمانی ہیت تبدیل کی جا رہی ہے چہرے اور جسم کے دیگر حصوں کی کانٹ چھانٹ کی جا رہی ہے اور اس سب کو زیب و زینت کا نام دیا جا رہا ہے اور اسے حقوق کا چولا پہنا کر نام نہاد مسلمانوں کو سلا دیا جاتا ہے اسلام انسانی حقوق کے تحفظ کا بنیادی دین ہے اور یہ حقوق مغرب کی اس نام نہاد آزادی مدر پدر معاشرے اور تہذیبی قدروں سے حاصل نہیں کیے جا سکتے۔ بحثیت مسلمان ہمیں اس طرح کے شنیع فعل سے نہ صرف خود کو بلکہ دیگر اقوام عالم کو بچانا چاہیے۔

14- خواتین کی زیب و زینت، کم عمری اور حسن و جمال

خواتین کو اسلام نے زیور پہننے کی اجازت دی اور فطری طور پر اس کے اندر اس طرح کے جذبات رکھے کہ وہ اپنی خوبصورتی کو بڑھائے اور اس کے لیے کئی احادیث بھی ملتی ہیں جن میں اس کی صراحت ملتی ہے۔ اور اس حسن کو قائم رکھنے کے لیے اسلام نے کئی شرعی راستے بھی متعین کیے لیکن دور حاضر میں عورتیں، مرد، لڑکیاں اور لڑکے اپنی حسن و خوبصورتی کو بڑھانے کے لیے ایسے افعال کا ارتکاب کرتے ہیں جو کہ غیر شرعی ہیں مثلا عورتیں اپنی تزئین کے لیے اپنے جسم کی سرجری کرواتی ہیں جسمانی اعضاء کی ہیت کو تبدیل کر دیا جاتا ہے اور کم عمر لگنے و حسن میں اضافے کے لیے یہ بالکل حرام ہے اور ناجائز ہے جب اسلام ایک معمولی سی مشابہت کو برداشت نہیں کرتا تو وہ جسمانی اعضاء میں تبدیلی کو کیونکر برداشت کرے گا۔ شریعت کی نظر میں یہ جائز نہیں ہے۔ اور یہ تغیر خلق اللہ میں شمار ہوتا ہے۔

15- شیطانی وسوسے اور ناامیدی آخرت سے غفلت

انسان کے گناہوں کے سب سے بڑی وجہ شیطان کی طرف وہ وسوسے خواہشات، ناامیدی، منفی پروپیگنڈے، گناہوں کی دعوت ہوتے ہیں جو انسان کو پہلے تو اس طرح دھوکوں میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ انسان ابلیس کے رنگ میں رنگ جائے اور اللہ کی رحمت سے خارج ہو

جائے شیطان کی طرف سے یہ وسوسے کہ ابھی تو زندگی پڑی ہے فلاں کام فلاں گناہ تو بہت معمولی ہے لمبی زندگی ہے آخرت کچھ نہیں ہے نہ ہی قیامت مرنے سے پہلے توبہ مانگ لینا، اس کے ارتکاب سے کوئی فرق نہیں پڑے گا یہ کہ اللہ بڑا غفور رحیم ہے وہ تمہیں کچھ نہیں کہے گا کوئی پکڑ نہیں ہوگی میں تمھارا بڑا خیر خواہ ہوں زندگی صرف دنیا کی زندگی ہے اس طرح جب انسان دنیا کی زندگی میں عیش و عشرت میں مست گناہوں کا انبار لگالیتا ہے تو وہ اس کا ضمیر اسے سرزنش کرتا اور توبہ کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان ایک مرتبہ پھر اسے ورغلاتا ہے کہ تمھارے تو گناہ ہی بہت زیادہ ہیں اللہ تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا اور نہ ہی تمھاری توبہ اللہ کے ہاں مقبول ہوگی اس طرح انسان توبہ کا ارادہ ملتوی کر دیتا ہے جبکہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا ناامیدی ہے اور ریت کے زروں کی مانند بھی گناہوں کو معاف کرنے پر قادر ہے۔لہذا یاد رہنا چاہیے کے گناہوں کے معمولی ہونے کی امیدیں اور ان پر معافی نہ مانگنا شیطان کی طرف سے پیدا کیے جانے والے وسوسے ہیں جو انسان کو قیامت سے بے بہرہ کر کے انسان کی آخرت بھی برباد کرتے ہیں اور دنیا بھی کیونکہ ابلیس کا اصل مقصد ہی یہی ہے۔ جبکہ اس طرح کی ناامیدی اور مایوسی سے اللہ تعالی نے ہمیں سخت منع فرمایا ہے۔[27]

16-عریانیت وبے حیائی

فواحش ان اقوال وافعال کو بنیادی طور پر کہا جاتا ہے جو قباحت میں حد سے زیادہ بڑھے ہوئے ہوتے ہیں چنانچہ عصر نو میں مخلوق خدا میں منفعت کے حصول کے لیے کی جانے والی تمام تر کوشش اس قسم میں شامل ہے آج کل کے دور میں بے حیائی اور سیئات و قبائح کو ہی بے حیائی کہا جاتا ہے لیکن زیادہ تر کا تعلق انسانی جسم سے متعلق ہوتا ہے۔ جن میں سے کچھ کا تعلق قوت شہوانیہ سے ہوتا ہے کچھ کا جسمانی زیب و زینت سے اور کچھ کا جسمانی تغییرات سے اور بے اعتدالیہ اور حدود سے تجاوز کرنے کی وجہ سے گناہوں کا صدور ہوتا ہے خواہ قولی ہو یا فعلی یا کسی بھی صورت میں کی جائیں اور کسی بھی طریقے کو اختیار کے کی جائیں جدید تہذیب اور مغرب متاثر آزاد تہذیب و تمدن کی اس دور میں جدید اختراعات کی بدولت مخلوق خدا اسی قسم کی کئی غیر اسلامی افعال سے اپنے دامن کو آلودہ کر چکی ہے بے حیائی، عریانیت اخلاق سوز جسمانی تبدیلیاں مغرب کی درآمد شدہ آزاد ثقافتیں زنا ،لواطت، محرمات سے نکاہ ،بے حیائی کی تشہیر اور جسم انسانی کی بے پردگی کی نئ نئ صورتیں، تہمت تراشی، برہنگی، اور بے حجابی کی جارہی ہے مغرب کی آواز پر مسلم ثقافت، مسلم معاشرہ اور یہ نام نہاد مسلمان لبیک کہہ کر ان کے بنائے قوانین، ثقافت کو اپنا کر اس تغییر خلق اللہ کا سبب بن کر اللہ کے عذاب کو دعوت دینے پر تُلے ہوئے ہیں الامان الحفیظ۔حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ:

" رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ"[28]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اسے بدن کر دیتی ہے۔اور حیاء جس چیز میں بھی ہو اسے خوشن کر دیتی ہے۔"

یہ سب وجوہات جو کہ اوپر بیان کی گئی ہیں یہ تغییر خلق اللہ کی بنیادی وجوہات ہیں۔اس کے علاوہ اور بھی کئی وجوہات ہیں جو کہ تخلیق اللہ میں تبدیلی اور عذاب الہی کو دعوت دینے کے اسباب ہیں دور حاضر میں تغییر فی خلق اللہ کی سب سے بڑی وجہ دراصل مغربی معاشرے اور مغربی رجحان اور اسلام دشمن عناصر کی طرف سے آنے والی مذموم لہریں اور تحریکات ہیں جو اسلام کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ مسلم امہ کو اس سب سے اسلام کو محفوظ رکھتے ہوئے اپنے دامن کو ان سے بچانا ہوگا۔اور ان قوتوں کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملانا ہوگا اللہ پاک ہمیں اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے آمین ۔۔ زیر نظر آیت کی رو سے امت مسلمہ پر یہ فرض ہے۔کہ وہ اس برے فعل سے امت مسلمہ کو روکے اور نہ صرف اسلامی معاشرے کو بلکہ تمام دنیا کو اس انتہائی فعل بد کے نتائج سے آگاہ کرے۔ارشادی باری تعالیٰ ہے۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ"[29]

"ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے، کر دیتا ہے اور اللہ سب سننے والا جاننے والا ہے۔"

خلاصہ کلام:

تغیر فی خلق اللہ کا لغوی و اصطلاحی مفہوم جاننے اور قرآن و حدیث سے اس کا تصور جاننے کے بعد یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ قرآن و حدیث میں تغیر فی خلق اللہ کی کئی صورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے اور اس پر وعید بیان کی گئی اور اس کو شیطان کی طرف سے دعوت قرار دیا گیا ہے لیکن اس کی کچھ صورتیں جو کہ بیماریوں سے نجات اور فلاح انسانیت کے لیے کی جائیں اور مفاسد سے پاک ہوں اور قرآن و سنت میں اس کی ممانعت بیان نہ ہوئی ہو تو وہ تبدیلیاں جائز ہیں اور اس کے کئی اسباب ہیں مثلاً مایوسی، مغربی مادر پدر آزاد معاشرہ، مادی اسباب، مخلوط نظام، جدید ترین سائنسی ایجادات، جسمانی نقائص و عیوب، غیر زمہ دارانہ رویہ، جنسی آزادی اسلام دشمن عناصر، میڈیا و ذرائع ابلاغ، خواتین کی زیب و زینت شیطانی وسوسے، عریانیت و بے حیائی وغیرہ تغیر فی خلق اللہ میں تبدیلی کی وجوہات میں سے چند ایک یہ ہیں۔ دور حاضر میں نہ صرف اسلامی معاشرہ، بالخصوص مغربی ممالک کو بھی تغیر خلقت جیسے فتنے نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ ایک اسلامی معاشرے کی وہ تند و تیز لہر جسے اس بد فعل پر آتش زیر پا ہونا تھا اس کے خلاف ایک تند و تیز لہر بن کر مغربی تہذیب اور لا دینی قوتوں کے مذموم ارادوں کو خاک میں ملانا تھا وہ آج اسلامی معاشرے کی دھاروں کو تعفن زدہ فعل سے آلودہ کر چکے ہیں۔ اور نہ صرف ہم بلکہ آنے والی کئی نسلوں کو بھی اس قبیح و بد عمل کی اجازت دے کر گناہوں کو اپنے دامن میں سمیٹ چکے ہیں۔ دن بدن اس ناپاک اور فطرت الہی سے متصادم عمل میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس دنیاوی اور دینی مفاسد پر مشتمل عمل کو قانون کے زریعے اور آسان بنا دیا گیا ہے۔ سہل طریقہ کار فراہم کیے جانے لگے ہیں معاشرے کو ان افعال کے ارتکاب پر اُبھارہ جا رہا ہے بے حیائی، بے حجابی، بے باکی، قتل و غارت اور فواحش کے نت نئے راستے و طریقے ایجاد کیے جا رہے ہیں آج اس وقت جو فعل قابل مذمت و قابل سزا جرم ہونا چاہیے تھا اسے قانونی شکل دی جا رہی ہے۔ فطرت الہی سے متصادم اور بلواسطہ تغیر فی خلق اللہ کے مصداق یہ عمل نہ صرف اس معاشرے بلکہ آنے والی امت مسلمہ کے لیے بہت بڑی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ یہ ایک بہت بڑی برائی ہی نہیں بلکہ ایک بہت بڑا گناہ ہے۔

مصادر و مراجع:

---

[1] فیروزالدین، فیروز الغات اردو، (کراچی: فیروز سنز پرائیوٹ لمیٹیڈ)، ۳۶۷۔۳۶۶۔

[2] فیروزالدین، فیروز الغات ارد، ۳۶۶۔

[3] فیروزالدین، فیروز الغات، ص ۵۹۵۔

[4] فیروزالدین، فیروز الغات، ۵۹۵۔

[5] راغب اصفہانی، مفرادات القرآن (لاہور: اہل حدیث اکادمی، کشمیری بازار، جنوری 1971)، ۲۹۷۔

[6] محمد ابن منظور جمال الدین الافریقی، لسان العرب (لاہور: دار الاصادر، 690ھ) 1 / 343۔

[7] نساء، ۴:۱۱۹۔

[8] فاطر، ۳۵:۱۔

[9]روم، ۳۰:۳۰۔

[10]محمد بن اسماعیل بخاری، الصحیح البخاری (در طوق النجاۃ، الطعۃ الثانیہ)، رقم الحدیث ۵۹۳۱۔

[11]بخاری، الصحیح البخاری، حدیث نمبر ۵۹۳۴۔

[12]بخاری، الصحیح البخاری، حدیث نمبر ۵۹۳۴۔

[13]ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داؤد (بیروت، المکتبہ العصریہ، س ن)، رقم الحدیث ۴۱۷۰۔

[14]غلام رسول قاسمی، اسلام اور نفسیات (سرگودھا: رحمۃ العالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی، س ن)، ۳

[15]الحاج فیروز الدین، فیروز الغات اُردو، ۱۱۹۲۔

[16]الاعراف، ۷:۱۵۶۔

[17]یوسف، ۱۲:۵۳۔

[18]سعید الرحمن ندوی، اسلام اور مغرب، (نئی دہلی: جوگابائی مین روڈ، جامعہ نگر، ۲۰۱۲ء)، ۲۹۔

[19]ترمذی، السنن الترمذی، حدیث ۲۴۵۴۔

[20]النمل ۲۷:۶۲۔

[21]النازعات، 40:79۔

[22]التغابن، ۶۴:۳۔

[23]مومنون، ۲۳:۶۴۔

[24]ڈاکٹر ثوبیہ الطاف، "انٹر سیکس اور ٹرانس جینڈر"۔ مجلہ محدث لاہور پاکستان، (۲۰۲۳ء): ۹۷۔

[25]الحدید، 23:57۔

[26]علامہ جلال العالمہ، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یورپی سازشیں، مترجم۔ محمد کفایت اللہ سلیمان (لاہور: دار الابلاغ پبلشر پاکستان ۲۰۰۵ء)، ۱۱۔

[27]مبشر حسین، انسان اور گناہ (لاہور: مبشر اکیڈمی پاکستان، ستمبر ۲۰۰۵ء) ۴۴۵۔

[28]اَبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ (الحلبی: دار اِحیاء الکتب العربیۃ فیصل عیسی البابی، س ن)، حدیث نمبر: ۴۱۸۵۔

[29]النور، ۶۴:۲۱۔